

گندم کھیت میں

نمبر 3393

ایک خطبہ

بروز جمعرات، 12 فروری 1914 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ اسپرجن کی طرف سے بیان کیا گیا

میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں

"گندم کو میرے کھیت میں جمع کرو۔"

متی 30:13

گندم کو میرے کھیت میں جمع کرو۔" پس ابن آدم کا مقصد پورا ہوگا۔ اُس نے اچھا بیج بویا، اور آخرکار اُس کا کھیت اُس سے بھر جائے گا۔ دل شکستہ نہ ہو، مسیح ناکام نہ ہوگا۔ "وہ اپنی جان کی مشقت کو دیکھے گا اور سیر ہوگا۔" وہ روتا ہوا قیمتی بیج لئے نکلا، لیکن وہ پھر خوشی مناتا ہوا آئے گا، اپنی پُلایاں اپنے ساتھ لاتا ہوا۔

گندم کو میرے کھیت میں جمع کرو۔" تب شیطان کی تدبیر ناکام ہوگی۔ دشمن آیا اور گندم کے درمیان گُڑا ہو گیا، اس اُمید پر کہ "جھوٹی گندم سچی گندم کو فنا کر دے گی یا سخت نقصان پہنچائے گی، مگر انجام میں وہ ناکام ہوا، کیونکہ گندم پک گئی اور جمع کرنے کو تیار ہوئی۔ مسیح کا غلہ خانہ بھر جائے گا، کوڑا گندم کو نہ دبا سکے گا۔ بُرا ایک رسوا ہوگا۔

گندم کو جمع کرنے میں نیک فرشتے کام پر لگائے جائیں گے، کیونکہ "فرشتے ہی کاٹنے والے ہیں۔" یہ بڑی بُری فرشتے پر خاص ملامت ڈالتا ہے۔ وہ کوڑا ہوتا ہے اور فصل کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے نیک فرشتے بلائے جاتے ہیں تاکہ اُس کی شکست پر جشن منائیں اور اپنے خداوند کے ساتھ مل کر خدائی کھیتی کی کامیابی پر خوش ہوں۔ شیطان اپنی مداخلت سے کچھ حاصل نہ کرے گا، اُس کی تمام کوششیں باطل ہوں گی، اور یوں وہ وعید پوری ہوگی، "تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور خاک ہی کھائے گا۔"

فرشتوں کو خدمت دے کر، سب عاقل مخلوقات—جن کے وجود کی بابت ہمیں آگاہی ملی ہے—کو فضل کے کام میں شریک کیا جاتا ہے۔ خواہ عداوت سے ہو یا پرستش سے، نجات سب کو متحرک کرتی ہے۔ سب کے لیے خدا کے عجائب ظاہر کیے گئے ہیں، کیونکہ یہ سب باتیں کونے میں نہ ہوئیں۔

ہم اکثر فرشتوں کو فراموش کرتے ہیں۔ اُو ہم اُن کی لطیف ہمدردی کو نہ بھولیں۔ وہ ہمارے توبہ پر خداوند کو شادمان دیکھتے ہیں اور اُس کے ساتھ خوشی کرتے ہیں۔ وہ ہمارے نگہبان اور خداوند کے رحمت کے پیغامبر ہیں۔ وہ ہمیں اپنے ہاتھوں پر اُٹھاتے ہیں تاکہ ہمارا پاؤں پتھر سے نہ ٹکرائے، اور جب ہم مرنے کو پہنچیں تو وہ ہمیں اپنے خداوند کی آغوش میں لے جاتے ہیں۔ یہ ہماری خوشیوں میں سے ایک ہے کہ ہم بے شمار فرشتوں کی جماعت کے پاس آئے ہیں۔ پس اُو ہم اُن کو محبت کے ساتھ یاد کریں۔

اس وقت میں اپنے متن ہی پر قائم رہوں گا اور اُس سے قریب قریب لفظ بہ لفظ وعظ کروں گا۔ یہ "لیکن" سے شروع ہوتا ہے، اور —وہ ہے

||

۔ جُدائی کا ایک کلمہ۔

یہاں غور کر کہ کوڑا اور گندم فصل کے وقت تک ایک ساتھ بڑھتے رہیں گے۔ بعض گندم کے لئے یہ دل کا بڑا رنج ہے کہ وہ کوڑے کے پہلو بہ پہلو بڑھتی ہے۔ شریر خداوند کے خوف رکھنے والوں کے لئے کانٹوں اور جھاڑیوں کی مانند ہیں۔ کتنی بار خدا پرست دل سے یہ آہ نکلتی ہے، "ہائے مجھ پر افسوس کہ میں میٹشک میں پر دیسی ہوں اور قیدار کے خیموں میں سکونت کرتا ہوں!"

اکثر انسان کے دشمن اُس کے اپنے ہی گھرانے میں پائے جاتے ہیں۔ جو اُس کے بہترین مددگار ہونے چاہیئے تھے وہی اُس کے بدترین روکنے والے نکلتے ہیں۔ اُن کی گفتگو اُسے دکھ دیتی اور ستاتی ہے۔ اُن سے بچنے کی کوشش بہت کارآمد نہیں، کیونکہ خدا کی حکمت کے تحت کوڑا گندم کے ساتھ بڑھنے دیا گیا ہے اور انجام تک ایسا ہی ہوگا۔ نیک لوگ دور دراز ملکوں کو ہجرت کر گئے تاکہ ایسی جماعتیں قائم کریں جن میں صرف مقدسین ہوں، پر افسوس! گنہگار تو اُن کے اپنے گھرانوں میں پیدا ہو گئے۔

شریروں اور بدعتیوں کو بستی سے اکھاڑنے کی کوشش نے ظلم و ستم اور دوسری آفتوں کو جنم دیا، اور ساری تدبیر ناکام ہو گئی۔

دوسرے لوگوں نے دنیا کی آزمائشوں سے بچنے کے لئے خود کو خانقاہوں میں بند کر لیا، اور یوں یہ امید رکھی کہ بھاگ کر فتح پائیں گے۔ مگر یہ حکمت کا راستہ نہیں۔ فی الحال کلام یہی فرماتا ہے: "دونوں کو ساتھ ساتھ بڑھنے دو۔" لیکن وہ وقت ضرور آنے گا جب آخری جدائی کی جائے گی۔ اُس گھڑی، اے مومن بہن، تیرا شوہر تجھے پھر کبھی ایذا نہ دے گا۔ اے دیندار بہن، تیرا بھائی تجھ پر پھر کبھی ہنسی نہ اڑائے گا۔ اے پرہیزگار مزدور، شریروں کی ہنسی اور ٹھٹھے پھر کبھی نہ سنیں گے۔ وہ "لیکن" خدا ترسوں اور بے خدا کے درمیان لوہے کا دروازہ ہوگا، پھر کوڑا آگ میں ڈالا جائے گا، لیکن فصل کا مالک فرمائے گا: "گندم کو میرے کھیت میں جمع کرو۔"

یہ جدائی لازمی ہے، کیونکہ زمین پر گندم اور کوڑے کا ساتھ ساتھ بڑھنا بہت دکھ اور نقصان کا باعث ہوا ہے، اور اسی لئے یہ خوشحال جہان میں نہ ہوگا۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ خدا ترس مرد و عورت شاید یہ چاہیں کہ اُن کے ناتوبہ کار فرزند اُن کے ساتھ آسمان میں سکونت کریں، لیکن ایسا نہ ہوسکے گا، کیونکہ خدا اپنے پاک کئے ہوئے کو ناپاک نہ ہونے دے گا، نہ ہی اپنے جلال یافتہ کو بے ایمانوں کی حضوری سے آزمایا جائے گا۔

گندم کی کمالیت اور اس کے فائدہ کے لئے کوڑے کو ضرور ہٹایا جائے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ کوڑا اور گندم دونوں کو ایک ہی ڈھیر کی صورت میں غلے کے گھر میں رکھا جائے؟ یہ تو بری اور برباد کھیتی باڑی ہوگی۔ جب تک دونوں کو پوری طرح جدا نہ کیا جائے، وہ اپنے مناسب استعمال کے لائق نہیں۔ اسی طرح سن لو، کہ نجات پانے والے اور نجات سے محروم یہاں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں، مگر دوسرے جہان میں وہ کبھی ایک ساتھ نہ رہیں گے۔ حکم قطعی ہے: "کوڑے کو جمع کرو اور جلانے کو" گٹھریوں میں باندھو، لیکن گندم کو میرے کھیت میں جمع کرو۔

اے گنہگار، کیا تُو امید رکھتا ہے کہ آسمان میں داخل ہوگا؟ تو نے کبھی اپنی ماں کے خدا سے محبت نہ کی، اور کیا وہ تجھے اپنی آسمانی عدالتوں میں برداشت کرے گا؟ تو نے کبھی اپنے باپ کے نجات دہندہ پر بھروسہ نہ کیا، اور کیا تو اُس کے جلال کو ہمیشہ دیکھے گا؟ کیا تو آسمان کی گلیوں میں متکبرانہ چلتا ہوا قسمیں کھائے گا یا بے حیائی کے گیت گائے گا؟ دیکھ، تُو تو خدا کی عبادت سے ربوبی دن پر ہی اکتا جاتا ہے، کیا تُو سمجھتا ہے کہ خدا اپنے اوپر کے بیکل میں بے دلی سے عبادت کرنے والوں کو برداشت کرے گا؟

سبب تجھے بار گراں لگتا ہے، پھر تُو خدا کے سبب میں داخل ہونے کی امید کیسے رکھ سکتا ہے؟ تجھے آسمانی مشاغل میں کچھ لذت نہیں، اور اگر تجھے اُن میں شریک ہونے کی اجازت دی جائے تو وہ ناپاک ہو جائیں گے۔ پس وہ کلمہ "لیکن" ضرور آئے گا، اور تُو خدا کے لوگوں سے جدا ہوگا، ہمیشہ کے لئے کبھی نہ ملنے کو۔ کیا تُو یہ سوچنے کی ہمت رکھتا ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دیندار دوستوں سے جدا ہوگا؟

وہ جدائی ایک ہولناک فرق نصیب کو ساتھ رکھتی ہے۔ "کوڑے کو جلانے کے لئے گٹھریوں میں باندھ دو۔" میں اُس کی تصویر کھینچنے کی جرات نہیں کرتا، لیکن جب ایک گٹھری باندھ دی جائے تو اُس کے لئے آگ کے سوا کوئی جگہ نہیں۔ خدا کرے تُو کبھی اُس جلانے کے عذاب کو نہ جانے، بلکہ فی الفور اُس سے نجات پا لے۔ یہ کوئی ہنسی کھیل نہیں جسے محبت کا خدا آگ میں جلانے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے الفاظ اُس کے خوفناک ہونے کو ظاہر نہیں کر سکتے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہم آنے والے غضب کی بابت ہولناک باتیں کہتے ہیں، لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم حقیقت کو کم ہی بیان کرتے ہیں۔ اُس رحم دل، محبت کرنے والے، فضل بخشنے والے یسوع کا کیا مطلب ہوگا جب اُس نے فرمایا: "کوڑے کو جمع کرو اور جلانے کو گٹھریوں میں باندھو"؟ دیکھو، خدا کے لوگوں کے نصیب اور شیطان کے لوگوں کے انجام میں کتنا فاصلہ ہے! کیا گندم جلانی جائے؟ ہرگز نہیں، "گندم کو میرے کھیت میں جمع کرو۔" وہاں وہ ہمیشہ کے لئے خوشی اور سلامتی سے رہیں گے۔

آہ! آسمان اور دوزخ کے درمیان لامحدود فاصلہ ہے! ایک طرف بربط اور فرشتے ہیں، دوسری طرف رونا اور دانت پیسنا! اُس وسیع خلیج کو کون ناپ سکتا ہے جو جلال یافتہ مقدس کو—جو سفید لباس پہنے اور لافانی تاج سے سجا ہوا ہے—اُس جان سے جدا کرتی ہے جو خدا کی حضوری اور اُس کی قدرت کے جلال سے ہمیشہ کے لئے دور کی جاتی ہے؟ یہ ایک ہولناک "لیکن" ہے—یہ جدائی کا "لیکن"۔ میں تم سے التماس کرتا ہوں، یاد رکھو کہ یہ بھائی کو بھائی سے، ماں کو بچے سے، شوہر کو بیوی سے جدا کرے گا۔ "ایک لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑا جائے گا۔" اور جب وہ تلوار جدا کرنے کو اترے گی، پھر کبھی دوبارہ ملن نہ ہوگا۔

یہ جدائی ابدی ہے۔ آنے والے جہان میں نہ کوئی امید ہے اور نہ ہی تبدیلی کا امکان۔ کوئی کہے گا، "وہ ہولناک 'لیکن'! ایسا فرق کیوں لازم ہے؟" جواب یہ ہے، کیونکہ ہمیشہ سے فرق رہا ہے۔ گندم ابنِ آدم نے بوئی، اور جھوٹی گندم دشمن نے بوئی۔ ابتدا سے

ہی دونوں کی سیرت میں فرق تھا—گندم نیک تھی، اور کوڑا بد۔ یہ فرق پہلے ظاہر نہ ہوا، لیکن جیسے جیسے گندم پکنے لگی اور کوڑا بھی پکنے لگا، فرق صاف اور واضح ہو گیا۔

وہ دونوں بالکل مختلف پودے تھے، اور یوں ایک نئی پیدائش والا شخص اور ایک بے نئی پیدائش والا شخص سراسر مختلف ہستیاں ہیں۔ میں نے ایک بے نئی پیدائش والے کو یہ کہتے سنا کہ وہ پریزگار کے برابر نیک ہے، لیکن ایسی شیخی میں اُس نے اپنی غرور کو ظاہر کیا۔ یقیناً خدا کی نظر میں نجات نہ پانے والے اور ایماندار میں اتنا ہی فرق ہے جتنا اندھیرے اور اُجالے میں، یا مُردہ اور زندہ میں۔ ایک میں زندگی ہے جو دوسرے میں بالکل نہیں، اور یہ فرق بنیادی اور حیاتی ہے۔

آہ! کہ تُو کبھی اس ضروری امر کو کھیل نہ جانے، بلکہ واقعی خدا کی گندم بن! گندم کہلانے سے کچھ حاصل نہیں، بلکہ گندم کی طبیعت رکھنی چاہیے۔ خدا ٹھٹھے باز نہ ہوگا، وہ اس سے خوش نہ ہوگا کہ ہم خود کو مسیحی کہلائیں اور حقیقت میں نہ ہوں۔ کلیسیا کی رُکنیت پر قناعت نہ کر، بلکہ مسیح میں شمولیت تلاش کر۔ ایمان کی باتیں نہ کر، بلکہ اُس پر عمل کر۔ تجربے کا فخر نہ کر، بلکہ اُس کو رکھ گندم کی مانند نہ بن، بلکہ گندم بن۔ کوئی نقالی یا مشابہت آخری عظیم دن پر قائم نہ رہ سکے گی، بلکہ وہ ہولناک "لیکن" اگ کے سمندر کی طرح سچ اور جھوٹ کے درمیان حائل ہوگا۔ اے رُوح القدس! ہم میں سے ہر ایک کو تیری قدرت سے بدلا ہوا پایا جائے۔

—ہمارے متن کا اگلا کلمہ ہے "جمع کرو"—یعنی

II

جماعت کا کلمہ۔

کیا بابرکت بات ہے یہ جمع ہونا! مجھے بڑی مسرت ملتی ہے جب ہجوم کو انجیل سننے کے لئے اکٹھا ہوتا دیکھتا ہوں۔ کیا یہ خوشی کی بات نہیں کہ خدا کے گھر کو ہفتے کے دنوں اور سبت کے دنوں میں بھرا ہوا پائیں، جہاں لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر، دور دراز سے، انجیل کی بشارت سننے آتے ہیں؟ یہ بڑا کام ہے کہ لوگوں کو اس مقصد کے لئے جمع کیا جائے، مگر گندم کو کھیت میں جمع کرنا اس سے کہیں زیادہ عجیب اور شاندار معاملہ ہے۔ جمع کرنا بکھیرنے سے بہتر ہے، اور میری دعا ہے کہ خداوند یسوع کی کشش کی قوت ہمیشہ اس مقام پر کارگر ہو، کیونکہ وہ تفرقہ ڈالنے والا نہیں، بلکہ "قوموں کی جمعیت اُس کی طرف ہوگی۔" کیا اُس نے نہ فرمایا، "اور میں، جب زمین سے بلند کیا جاؤں گا، سب کو اپنی طرف کھینچ لوں گا"؟

غور کر کہ ہمارے متن میں جس جماعت کا ذکر ہے وہ ماہر جمع کرنے والوں کے وسیلہ سے چنی اور اکٹھی کی گئی ہے۔ "فرشتے ہی کاٹتے والے ہیں۔" خدام انجیل یہ کام نہ کرسکتے، کیونکہ وہ خداوند کی ساری گندم کو نہیں جانتے اور اکثر خطا کرتے ہیں—کچھ زیادہ نرمی سے اور کچھ بے جا سختی سے۔ ہماری ناقص رائے کبھی مقدسوں کو باہر رکھ دیتی ہے اور اکثر گنہگاروں کو اندر بٹھا دیتی ہے۔

لیکن فرشتے اپنے آقا کی ملکیت کو پہچانتے ہیں۔ وہ ہر مقدس کو جانتے ہیں، کیونکہ اُس کی پیدائش کے دن وہ حاضر تھے۔ وہ جانتے ہیں جب گنہگار توبہ کرتا ہے اور وہ تائب کی صورت کو کبھی نہیں بھولتے۔ وہ ایمانداروں کی زندگیوں کے گواہ رہے ہیں اور اُن کی روحانی لڑائیوں میں اُن کی مدد کرتے رہے ہیں، اس لئے وہ انہیں جانتے ہیں۔ جی ہاں، فرشتے ایک مقدس فطری وجدان سے باپ کے فرزندوں کو پہچانتے ہیں، اور دھوکا نہیں کھاتے۔ وہ ساری گندم کو جمع کرنے میں نہ چوکتے ہیں اور ایک کوڑا بھی چھوڑ نہیں دیتے۔

مگر وہ بڑی سخت ترتیب کے مطابق جمع کی جاتی ہے، کیونکہ سب سے پہلے، تمثیل کے مطابق، کوڑا یعنی جھوٹی گندم الگ نکالی گئی ہے، اور پھر فرشتے کچھ نہیں بلکہ گندم جمع کرتے ہیں۔ سانپ کی نسل، جو شیطان کی ہے، یوں بادشاہی کے بیج سے، جو یسوع کی ملکیت ہے، الگ کر دی جاتی ہے۔ یہی ایک امتیاز ہے اور کچھ مد نظر نہیں رکھا جاتا۔

اگر سب سے زیادہ نیک طبیعت مگر نا توبہ کار شخص مقدسین کی صفوں میں کھڑا ہو، تو بھی فرشتے اُسے آسمان تک نہ پہنچائیں گے، کیونکہ فرمان ہے: "گندم کو جمع کرو۔" اگر سب سے راست باز آدمی کلیسیا کے بیچوں بیچ کھڑا ہو، سب ارکان اُس کے گرد ہوں، اور سب خدام اُس کی شفاعت کریں کہ اُسے بچا لیا جائے، تو بھی اگر وہ ایمان دار نہ ہوا تو اُسے خدائی غلے کے گھر میں نہ لے جایا جائے گا۔ اس میں کوئی چارہ نہیں۔ فرشتوں کو اختیار نہیں، کیونکہ حکم قطعی ہے: "گندم کو جمع کرو"—اور وہ اور کسی کو نہ جمع کریں گے۔

یہ جمع بڑی دور دور سے ہوگی۔ کچھ گندم جنوبی سمندروں کے جزیروں میں پک گئی ہے، کچھ چین اور جاپان میں۔ کچھ فرانس میں نشوونما پاتی ہے، وسیع کھیت امریکہ میں لہلہاتے ہیں۔ کوئی ملک شاید ایسا نہ ہو جس میں اچھے دانے کا حصہ نہ ہو۔ کہاں

کہاں خدا کی ساری گندم اگتی ہے، میں نہیں جانتا۔ مگر ہر قوم اور ہر قبیلہ میں فضل کے انتخاب کے مطابق ایک باقیات ہے، اور فرشتے اُس سارے اچھے اناج کو ایک ہی کھیت میں جمع کریں گے۔

گندم کو جمع کرو۔" مقدسین ہر مرتبے کے لوگوں میں پائے جائیں گے۔ فرشتے محلوں سے چند خوشے لائیں گے اور جھونپڑیوں سے بڑے بڑے گٹھے! دیہاتوں اور بستیوں کی فروتن کوٹھڑیوں سے بہت جمع کیا جائے گا، اور بڑی شہروں کے اندھیرے کوچوں سے کچھ اٹھا کر خدا کے شہر میں لے جایا جائے گا۔ سب سے تاریک مقامات سے فرشتے اُن روشنی کے فرزندان کو لائیں گے جنہوں نے سورج شاذ ہی دیکھا، مگر دل کے پاک تھے اور اپنے خدا کو دیکھتے تھے۔ جو چھپے اور گمنام ہیں وہ روشنی میں لائے جائیں گے، کیونکہ خداوند اپنے کو پہچانتا ہے، اور اُس کے کاٹنے والے انہیں نظر انداز نہ کریں گے۔

میرے لئے یہ نہایت دلکش خیال ہے کہ وہ سب زمانوں سے اُنیں گے۔ ہم اُمید رکھیں کہ ہمارا پہلا باپ آدم اور ماں حوا وہاں ہوں گے، اپنے پیارے بیٹے ہابیل کے قدموں پر چلتے ہوئے اور اُسی قربانی پر بھروسہ رکھتے ہوئے۔ ہم ابرہام اور اسحاق اور یعقوب اور موسیٰ اور داؤد اور دانی ایل اور سب مقدسوں کو کامل کئے ہوئے پائیں گے۔ کیا خوشی ہوگی رسولوں، شہیدوں اور مصلحین کو دیکھنے کی! میں لوتھر، کیلون، بنین، اور وٹ فیلڈ کو دیکھنے کو ترستا ہوں۔ مجھے اچھے بوڑھے رائیڈ کی یہ سادہ نظم پسند ہے:

"وہ سب وہاں ہوں گے، بڑے اور چھوٹے"
"غریب میں بھی مبارک پولس رسول سے مصافحہ کروں گا۔"

میں نہیں جانتا یہ کس طرح ہوگا، مگر مجھے زیادہ شک نہیں کہ ہم ہر زمانہ کے مقدسوں سے رفاقت رکھیں گے اُس عام مجمع اور کلیسیا میں جو پہلوٹھے کی ہے اور جن کے نام آسمان میں لکھے ہیں۔

کوئی پرواہ نہیں کہ گندم کب یا کہاں اُگی، وہ ایک ہی کھیت میں جمع کی جائے گی۔ ایسی جمع کہ پھر کبھی نہ بکھری، دیدہ کلیسیا کی سب تقسیموں سے باہر نکالی گئی، اور پھر کبھی نہ بٹے گی۔ وہ مختلف کھیتوں میں بڑھی۔ کچھ پہاڑی ڈھلوانوں پر جہاں بشب پرست اپنی شان میں لہلہائے، اور کچھ فروتن زمین پر جہاں بیتسمہ دینے والے اور متھوڈسٹ بڑھتے رہے۔ لیکن جب گندم کھیت میں جمع ہوگی تو کوئی نہ بتا سکے گا کہ یہ خوشے کس کھیت میں اُگے تھے۔

اُس دن مالک کی دعا کا شاندار جواب ملے گا: "کہ وہ سب ایک ہوں۔" ہماری سب خطائیں مٹائی جائیں گی، ہماری سب غلطیاں درست اور معاف کی جائیں گی، اور وہی ایک خداوند، ایک ایمان، ایک بیتسمہ ہم سب کے لئے پہچانا جائے گا۔ پھر نہ کوئی جھگڑا ہوگا نہ حسد۔ کیا بابرکت جمع ہوگی! کیا ملاقات ہوگی! خدا کے برگزیدہ، سب صدیوں کے نیوکوار، جن کے لائق یہ دنیا نہ تھی۔

میں اُس وقت غیر حاضر ہونا نہ چاہوں گا۔ اگر دوزخ نہ بھی ہوتی، تو میرے لئے اتنی ہی دوزخ کافی تھی کہ ایسے آسمانی مجمع سے محروم رہوں۔ اگر رونا پیٹنا اور دانت پیسنا نہ بھی ہوتا، تو بھی خدا کی حضوری کو کھونا، اُس کی تسبیح کے ابدی فرح سے محروم ہونا، اور اُن بلند ترین ہستیوں سے نہ ملنا جو کبھی زندہ رہیں۔ یہی کیا کم عذاب ہوتا! اس زمانے کی ضروری جھگڑوں کے بیچ، میں جو ایک ممتاز عہ آدمی سا دکھائی دیتا ہوں، اُس بابرکت آرام کو ترستا ہوں جہاں سب روحانی ذہن ابدی ہم آہنگی میں! خدا اور بڑے کے تخت کے سامنے ملیں گے۔ آہ! کاش ہم سب درست ہوں، تاکہ ایک ہی روح میں خوشی خوشی متحد ہو سکیں

—متن میں اگلا کلمہ ہے

III

- نامزدگی کا کلمہ۔

میں نے پہلے ہی اُس مضمون پر کچھ کلام کیا ہے۔ "گندم جمع کرو۔" خداوند کے مکان میں گندم کے سوا کچھ نہ رکھا جائے۔ اے عزیزو! اپنی دلوں کو مجھے عاریت دو کہ چند لمحوں کے لئے تم کو گہری جانچ کی طرف ترغیب دوں۔ گندم خداوند نے ہوئی۔ کیا تو بھی خداوند کی ہوئی ہوئی ہے؟ اے دوست! اگر تیرے پاس کوئی دین داری ہے، تو وہ تجھے کہاں سے حاصل ہوئی؟ کیا وہ خود رو ہے؟ اگر ایسا ہے تو اُس کی کوئی وقعت نہیں۔ حقیقی گندم ابن آدم نے ہوئی۔ کیا تو خداوند کی ہوئی ہوئی ہے؟ کیا خدا کا رُوح تیرے دل میں ابدی زندگی کا تخم ڈال گیا؟ کیا وہ اُس پیارے ہاتھ سے آیا جو صلیب پر میخوں سے چھیدا گیا تھا؟ کیا یسوع ہی تیری زندگی ہے؟ کیا تیری زندگی اُس میں شروع ہوتی اور اُسی پر ختم ہوتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو خیر ہے۔

گندم خداوند نے ہوئی، اور وہ اُس کی خاص نگہداشت کا بھی مقصود ہے۔ گندم کو بڑی نگہداشت درکار ہے۔ کسان اگر اُس پر نظر نہ رکھے تو کچھ حاصل نہ کرے۔ کیا تو خداوند کی نگہبانی میں ہے؟ کیا وہ تجھے سنبھالتا ہے؟ کیا یہ کلام تیری جان پر صادق آتا ہے، "میں خداوند اُسے نگہبانی کرتا ہوں، ہر دم اُسے سیراب کروں گا۔ کہیں اُسے نقصان نہ پہنچے، میں شب و روز اُس کی

حفاظت کروں گا؟“ کیا تُو اس قسم کی حفاظت کو محسوس کرتا ہے؟ ایمانداری سے جواب دے، جیسا کہ تُو اپنی جان سے محبت رکھتا ہے۔

پھر یہ کہ، گندم ایک مفید شے ہے، خُدا کی بخشی ہوئی انسان کی زندگی کے لئے خوراک۔ جھوٹی گندم کسی کے کسی کام نہ آتی، وہ صرف خنزیر کے کھانے کے لائق تھی، اور جب وہ اُسے کھاتے تو متوالے کی طرح لڑکھڑاتے۔ کیا تُو اُن میں سے ہے جو معاشرہ میں مفید ہیں—جو دُنیا کے لئے روٹی کی مانند ہیں، تاکہ اگر لوگ تُجھ کو اور تیرا نمونہ اور تیری تعلیم کو قبول کریں تو اُن پر برکت نازل ہو؟ اپنے آپ کو پرکھ، کہ کیا تُو زندگی اور اثر میں نیک ہے یا شریر۔

گندم جمع کرو۔“ تُو جانتا ہے کہ خُدا کو ہی نیکی، فضل، پائیداری اور افادیت تجھ میں ڈالنی ہوگی، ورنہ تُو کبھی فرشتوں کے ”جمع کرنے کے لائق“ گندم نہ ہوگا۔ ایک بات گندم کے حق میں یقینی ہے—کہ وہ سب پودوں میں سب سے زیادہ محتاج ہے۔ میں نے کبھی یہ نہ سنا کہ کوئی کھیت گندم کا بغیر کسان کے خود بخود اگ آیا ہو اور بڑھ کر پک گیا ہو۔ بعض خوشے فصل کے بعد نکل آتے ہیں جب دانے زمین پر گر جاتے ہیں، مگر کبھی یہ نہ سنا کہ امریکہ یا کسی اور جگہ کی میدانیاں خود رو گندم سے بھر گئیں۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ جہاں آدمی نہیں، وہاں گندم نہیں، اور جہاں مسیح نہیں، وہاں فضل نہیں۔ ہم اپنی ہستی کے مقروض اس باپ کے ہیں جو کاشتکار ہے۔

تاہم، باوجود اس کے کہ وہ محتاج ہے، گندم عزت و توقیر کی پہلی صف میں کھڑی ہے، اور ایماندار بھی اہل فہم کے نزدیک اُسی عزت کے لائق ہیں۔ ہم مسیح کے بغیر کچھ نہیں، مگر اُس کے ساتھ ہم عزت سے معمور ہیں۔ اے کاش! ہم اُن میں شمار ہوں جن کے سبب سے دُنیا قائم ہے، زمین کے اُجلے جن میں مقدسین کو خوشی ہے۔ خُدا نہ کرے کہ ہم اُن بے کار اور بے قیمت جو کی مانند ہوں۔

—اب آخری سُرخ جس پر میں اختصار سے کلام کروں گا یہ ہے

IV

. ایک کلمہ منزل کا۔

گندم کو میرے کھیت میں جمع کرو۔“ گندم کو جمع کرنے کا یہ عمل روزِ عدالت میں پورا ہوگا، پر یہ ہر روز جاری ہے۔ لمحہ بہ ”لمحہ مقدسین جمع کیے جاتے ہیں، وہ اب بھی آسمان کی طرف روانہ ہیں۔ میری روح اس بات سے شاد ہے کہ میری اپنی کلیسیا کے رُخصت شدہ عزیزان فصل کی مانند خوشی کے ساتھ کاٹے جاتے ہیں۔ خُدا کو جلال ہو، ہماری قوم اچھا مرتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نیک زندگی بسر کی جائے، مگر یہ سُن کر بڑی تسلی ملتی ہے کہ بھائی اچھا مرتے ہیں، کیونکہ اکثر یہی حقیقی دینداری کی سب سے قوی شہادت ہوتی ہے۔ دُنیا کے لوگ بھی فاتحانہ موت کی تاثیر کو محسوس کرتے ہیں۔

ہر گھڑی مقدسین کھیت سے جمع ہو کر کھلیان میں لائے جا رہے ہیں۔ یہی اُن کی آرزو ہے۔ جب ہم کسی عزیز کے جمع کر لیے جانے کی خبر سنتے ہیں تو ہمیں کوئی رنج نہیں ہوتا، کیونکہ ہم بھی تو اپنے خداوند کے ہاتھوں محفوظ طور پر جمع کیے جانا چاہتے ہیں۔ اگر کھیت کی گندم بات کر سکتی، تو ہر خوشہ یہ کہتا، ”وہ آخری انجام جس کے لئے ہم جیتے اور بڑھتے ہیں، وہ کھلیان ہے، اناج کا گودام ہے۔“ اسی کے لئے سرد راتیں، اسی کے لئے دھوپ بھرے دن، اسی کے لئے شبنم اور بارش، اور سب کچھ ہر مرحلہ گندم کو گودام کی طرف بڑھاتا ہے۔

ہماری حالت بھی ایسی ہی ہے، سب کچھ آسمان کی طرف رواں ہے—اُس مقامِ جمع کی طرف—اُس جماعتِ صادقین کی طرف—ہمارے فدیہ دینے والے کے چہرے کے دیدار کی طرف۔ ہماری موت ہماری زندگی کی نغمگی میں کوئی بگاڑ نہ ڈالے گی، نہ توقف پیدا کرے گی، نہ بے اہنگی، بلکہ وہ اُس منصوبے کا حصہ ہے، ہماری تاریخ کا تاج ہے۔

گندم کے لئے کھلیان امن کی جگہ ہے۔ وہاں نہ زنگ کا ٹر ہے، نہ پالا، نہ گرمی، نہ قحط، نہ طوفان۔ ایک بار جو کھلیان میں پہنچ گئی تو اُس کی سب خطرناکیاں ختم ہو گئیں۔ وہ اپنی کمال کو پہنچ گئی، اُس نے کاشتکار کی محنت کا پھل دیا، اور گھر میں لا لی گئی۔ اے دیرینہ آرزو کا دن، آ جا! اے بھائیو، کیا برکت ہوگی جب تُو اور میں اپنی پختگی کو پہنچیں گے اور مسیح ہم میں اپنی اُجان کی مشقت کا پھل دیکھے گا!

میری خوشی ہے کہ آسمان کو اُس کا کھلیان تصور کروں—اُس کا کھلیان! وہ کیا ہوگا؟ زبان کی تنگی ہے کہ باپ کے گھر، یسوع کے مسکن کے لئے ایسا لفظ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ آسمان بادشاہ کا محل ہے، مگر ہم کو کھلیان اس لئے دکھائی دیتا ہے کہ وہ امن کی جگہ ہے، آرام کی جگہ ہے، ہمیشہ کے لئے۔ وہ مسیح کا گھر ہے جہاں ہمیں لے جایا جائے گا، اور اسی کے لئے ہم

پکتے ہیں۔ اس تصور سے دل وجد کرتا ہے، کیونکہ کھلیان میں جمع ہونا فصل کی عید ہے، اور میں نے کبھی یہ نہ سنا کہ کوئی زمینی فصل کی عید پر بیٹھ کر رویا ہو، یا خوشوں کے پیچھے آنسو بہائے ہوں۔

نہیں، وہ خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں، رقص کرتے ہیں اور زور زور سے نعرے مارتے ہیں۔ اُو ہم بھی کچھ ویسا ہی کریں اُن کے لئے جو پہلے ہی گھر پہنچ گئے۔ سنجیدہ مگر شیریں نغموں کے ساتھ اُن کی قبروں کے گرد گائیں۔ یقین جانیں کہ موت کی تلخی جاتی رہی۔ جب ہم اُن کے جلال کو یاد کرتے ہیں تو اُس جنے والے کی مانند شادمانی کریں، جو بچے کی ولادت پر درد کو ”بھول جاتی ہے“، کیونکہ یہ خوشی اُس کے لئے ہے کہ ایک آدمی دُنیا میں پیدا ہوا۔

جب ایک اور جان آسمان میں گانا شروع کرتی ہے، تو اے جاویدانی کے وارثو! تم کیوں روتے ہو؟ کیا راستبازوں کی ابدی خوشی اُن کی موت کے درد سے پیدا ہونے والی ولادت نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو مبارک ہیں وہ جو مرتے ہیں۔ کیا جلال اُس غم کا انجام نہیں جو ہمارے گھروں کو ماتم سے بھر دیتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خُدا کا شکر کرو جدائیوں کے لئے، خُدا کا شکر کرو دکھ بھری علیحدگیوں کے لئے۔ اُس نے ہمارے عزیزوں کو آسمان پر سرفراز کیا! اُس نے اُنہیں ہر اُس برکت سے نوازا جو ہم مانگ بھی نہ سکتے یا سوچ بھی نہ سکتے۔ اُس نے اُنہیں اس دُکھی دُنیا سے نکال کر ہمیشہ کے لئے اپنی آغوش میں لے لیا۔ مبارک ہو اُس کا نام اگرچہ صرف اسی ایک سبب سے

کیا تُو اپنے بوڑھے والد کو، جو درد میں ڈوبا اور ضعف سے شکستہ ہے، یہاں روکنا چاہے گا؟ کیا تُو اُسے جلال سے محروم کرے گا؟ کیا تُو اپنی عزیز بیوی کو اُس کے دکھوں سمیت یہاں تھامنا چاہے گا؟ کیا تُو اپنے شوہر کو اُس تاج جاویدانی سے باز رکھے گا؟ کیا تُو اپنی بیٹی کو اُس مسرت سے، جو اب اُسے گھیرے ہوئے ہے، واپس زمین پر بلانا چاہے گا؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ ہم تو خود اُس آسمانی باپ کے گھر اور اُس کی بے شمار کوٹھڑیوں کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ اور جو رُخصت ہو گئے، اُن کے لئے ”ہم خُداوند کے حضور فصل کی خوشی کی مانند شادمانی کرتے ہیں۔“ پس اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دو۔

تفسیر از جانب سی۔ ایچ۔ اسپروجن

متی 23:1-13۔ متی 13:15-28۔ 1 کرنتھیوں 13:17-23

متی باب 13 آیات 1-2

اُسی دن یسوع گھر سے نکل کر سمندر کے کنارے بیٹھ گیا۔ اور بڑی بھیڑ اُس کے پاس جمع ہو گئی، یہاں تک کہ وہ ایک کشتی میں جا بیٹھا، اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی۔

یوں اُس کے اور لوگوں کے درمیان تھوڑی سی فضا رہی، تاکہ وہ زیادہ خوب سُنا اور دیکھا جائے۔ یہ کھلے آسمان تلے منادی کرنے کی نہایت شاندار مثال تھی۔ اور اگر ہمارا موسم اجازت دیتا تو کیا ہی برکت ہوتی کہ ہم گھروں سے نکل کر کشتی میں بیٹھتے یا سمندر کنارے کھڑے ہوتے۔

آیات 3-9

اور اُس نے اُن سے بہت سی باتیں تمثیلوں میں کہیں، کہ دیکھو، ایک بونے والا بونے کو نکلا۔ اور جب وہ بوتا تھا تو کچھ دانے راستہ کے کنارے گرے اور پرندے آکر اُنہیں کھا گئے۔ اور کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں مٹی زیادہ نہ تھی، اور وہ فوراً اگ اُٹے کیونکہ زمین کی گہرائی نہ تھی۔ اور جب سورج نکلا تو وہ جل گئے اور جڑ نہ بونے کے سبب سے سوکھ گئے۔ اور کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیاں بڑھ کر اُنہیں دبا گئیں۔ لیکن کچھ اچھی زمین پر گرے اور پھل لائے، کوئی سو گنا، کوئی ساٹھ گنا، اور کوئی تیس گنا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے۔

یہ تمثیل صاف طور پر سکھاتی ہے کہ بونے والے کو زمین چُننے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ اُسے زمین چُننے کی اجازت بھی نہیں بلکہ فرض ہے کہ ہر جگہ بیج چھڑکے۔ کبھی سخت روندی ہوئی راہ پر، کبھی جھاڑیوں اور کانٹوں کے بیچ، کبھی ایسی زمین پر جہاں مٹی کی گہرائی نہ ہو، اور خدا کا شکر اگر کچھ دانے اچھی زمین پر گریں۔

ہمارا یہ سمجھنا کہ ہمیں کرداروں کو چھانٹنا یا زمین کو پسند کرنا چاہیے، بڑی خطا ہے۔ حکم یہی ہے کہ ”تمام جہان میں جا کر ہر مخلوق کو خوشخبری سناؤ۔“ بیج خود زمین کو پہچان لے گا۔ وہی ظاہر کرے گا کہ زمین کیسی ہے۔ جیسے مسیح صلیب پر دلوں کے خیالات کو آشکار کرنے والا ہے، ویسے ہی مصلوب مسیح کی منادی انسانی حالت کا کسوٹی ہے۔ یہ معلوم ہو جائے گا کہ کس کے دل میں نیک اور اچھا مٹی ہے اور کس کے پاس نہیں۔

آیات 10-16

اور شاگرد اُس کے پاس آکر کہنے لگے، تُو اُن سے تمثیلوں میں کیوں بات کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا، کیونکہ تمہیں آسمان کی

بادشاہی کے بھیدوں کو جاننے کی اجازت دی گئی ہے، مگر انہیں نہیں دی گئی۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اُسے اور دیا جائے گا اور وہ زیادہ ہوگا، مگر جس کے پاس نہیں، اُس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ اسی لیے میں اُن سے تمثیلوں میں بات کرتا ہوں، کیونکہ دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے، سنتے ہیں اور نہیں سنتے، اور نہ سمجھتے ہیں۔ اور اُن میں یسعیاہ کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے، جو کہتا ہے: تم سنو گے مگر نہ سمجھو گے، اور دیکھو گے مگر نہ پہچانو گے۔ کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہو گیا ہے، اور وہ کانوں سے بھاری سننے لگے ہیں، اور اپنی آنکھیں بند کی ہیں تاکہ کبھی آنکھوں سے نہ دیکھیں اور کانوں سے نہ سنیں اور دل سے نہ سمجھیں اور پھر میں انہیں شفا دوں۔ لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں کیونکہ دیکھتی ہیں، اور تمہارے کان کیونکہ سنتے ہیں۔

قوم اسرائیل پر اندھے پن اور بہرے پن کا عدالتی فیصلہ آچکا تھا، یہاں تک کہ جب مسیح کی ذات اور اُس کی تعلیم میں سورج اپنی قوت کے ساتھ چمک رہا تھا، تب بھی وہ دیکھ نہ سکے۔ اور جب خدا نے اپنے بیٹے کے وسیلہ سے پہلے سے زیادہ صاف طور پر کلام کیا، تب بھی وہ نہ سن سکے کہ سمجھ جائیں۔ افسوس کہ یہی اندھا پن ہماری سرزمین پر بھی بہتوں کو آ لیا ہے۔ جو کلام مقدس کی تمثیلوں کو ظاہری طور پر لیتے ہیں اور پرانے عہد سے رسمی پرستش کے بہانے نکالتے ہیں، اُن کے دل بھی موٹے ہو چکے ہیں۔

خدا نے ہمارے دیس پر بہت کچھ کیا ہے۔ شہیدوں کے خون سے یہ زمین سینیچی گئی ہے۔ شہادت کے زخم ابھی تازہ ہیں۔ اور اگر لوگ پھر پاپائی رسموں کی حماقتوں کی طرف لوٹ جائیں اور مسیح کی انجیل کی روشنی کو رد کریں، تو یقیناً خدا انہیں سخت دلی کے حوالہ کرے گا، کہ وہ ایک توبہ سے دوسرے میں گرتے رہیں، اور اُن کا انجام پہلے سے بھی بدتر ہو۔ لیکن مبارک ہیں وہ جو خدا سے تعلیم پاکر رُوح کو لفظ کے نیچے پہچانتے ہیں اور ظاہری نشانوں کو نجات کے ساتھ نہ خلط ملط کرتے بلکہ اُن سے مطلب کشید کرتے ہیں جیسے شہد کی مکھی پھول سے رس چوستی ہے۔

آیات 17-19

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبی اور راستباز یہ باتیں دیکھنا چاہتے تھے جو تم دیکھتے ہو، مگر نہ دیکھیں؛ اور یہ باتیں سننا چاہتے تھے جو تم سنتے ہو، مگر نہ سنیں۔ سو بونے والے کی تمثیل سنو۔ جب کوئی بادشاہی کا کلام سنتا ہے اور نہیں سمجھتا، تو شریر آتا ہے اور اُس کو چھین لے جاتا ہے جو اُس کے دل میں بویا گیا تھا۔ یہی وہ ہے جس نے راہ کے کنارے بیج پایا۔

دھیان کرو کہ کلام کی کتنی اہمیت ہے! جب سُنا گیا مگر سمجھا نہ گیا، تو شیطان کیوں نہ چھوڑ دے؟ مگر وہ کلام خدا سے اتنا ڈرتا ہے کہ ڈرتا ہے کہیں یہ دل میں پڑا پڑا سمجھ کو نہ جنم دے، اسی لیے وہ اُس کو چھین لے جاتا ہے۔

مارٹن لوتھر نے کہا تھا، "کچھ بھی شیطان کو انجیل کی مانند لرزاں نہیں کرتا۔" واقعی دنیا کی تمام کلیسیائیں اور اُن کے رسم و رواج شیطان کو اتنا خوفزدہ نہیں کرتے جتنا کلام خدا کا ایک جملہ کرتا ہے۔ اسی لیے وہ کلام کو دل سے چھین لیتا ہے۔ جیسے کسان کئی بیج ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں، "یہ کیڑا کھا لے گا، یہ کڑا لے جائے گا، مگر شاید ایک تو اگ ائے" —ویسے ہی ہمیں بھی ماننا ہے کہ تعلیم میں بہت کچھ ضائع ہوگا۔

آیات 20-21

اور جو پتھریلی زمین پر بیج پایا وہ وہی ہے جو کلام کو سنتا ہے اور فوراً خوشی سے قبول کرتا ہے، مگر اُس میں جڑ نہیں، وہ تھوڑی دیر کا ہے؛ جب کلام کے سبب سے مصیبت یا ستایا جانا آتا ہے تو فوراً ٹھوکر کھاتا ہے۔

یہ بھوسے کی آگ کی مانند ہے جو اچانک بھڑک اُٹھتی ہے مگر جلد بجھ جاتی ہے۔ کچھ ایسے ہیں جو بڑے جوش سے ایمان لاتے نظر آتے ہیں، گویا سب ایمانداروں سے بڑھ جائیں گے، مگر اُن میں پائیداری نہیں۔ وہ جلد گرم اور جلد سرد ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر ہم ایسے لوگوں میں خطا کھاتے ہیں، خصوصاً بچوں میں جو جلد متاثر ہوتے ہیں مگر جلد ہی اثر کھو دیتے ہیں۔

آیت 22

اور جس نے کانٹوں کے درمیان بیج پایا وہ وہی ہے جو کلام کو سنتا ہے مگر اِس جہاں کی فکریں اور دولت کی فریبندگی کلام کو دبا دیتی ہیں اور وہ بے پھل ہو جاتا ہے۔

اے عزیزو، جو بچوں کو تعلیم دیتے ہو، اِس طرف تمہیں کچھ سہولت ہے کہ بچوں کو ابھی دنیا کی فکریں اور دولت کا دھوکہ زیادہ نہیں گھیرتا۔ مگر پھر بھی اُن کے کھیل کے چھوٹے چھوٹے امور اُن کے لیے کانٹے اور جھاڑیاں بن جاتے ہیں۔ جیسے ہم بچوں کی چھوٹی فکروں کو بے وقعت سمجھتے ہیں، شاید ہمارا آسمانی باپ ہماری فکروں کو بھی ایسا ہی چھوٹا جانتا ہے۔ اور جب ہم اُس پر بھروسہ نہیں کرتے تو وہ رنجیدہ بھی ہوتا ہے اور شاید مسکراتا بھی۔

آیت 23

اور جس نے اچھی زمین پر بیج پایا وہ وہی ہے جو کلام کو سُنتا ہے اور سمجھتا ہے، اور وہی پھل لاتا ہے، کوئی سو گنا، کوئی ساٹھ گنا، کوئی تیس گنا۔

سب مسیحی یکساں پھل نہیں لاتے۔ کاش سب سو گنا لاتے اور اُس سے بھی بڑھ جاتے! چونکہ خدا نے ہمیں ایسا بیج، ایسا بونہ والا، ایسے موسم، ایسی جوتائی، ایسی کھاد، ایسا پانی، ایسا سورج اور ایسی شبنم عطا کی ہے، تو ہم ضرور بہت زیادہ پھل لانے چاہئیں۔ جب ہمیں شکایت ہو کہ ہماری محنت سے زیادہ پھل نہیں ملا، تو اپنے دل پر نظر ڈالیں اور کہیں: "اے دل! تُو بھی اُس کھیت کی مانند ہے جہاں میں بوتا ہوں۔ میرا آقا شاید تجھ سے بھی اتنا ہی تھوڑا پھل پاتا ہے جتنا میں اپنی ناکام محنت سے پاتا ہوں۔"

متی باب: 28.13:15

آیت 13

پر اُس نے جواب دیا اور کہا، ہر پودا جو میرے آسمانی باپ نے نہ لگایا ہو، جڑ سے اکھاڑا جائے گا۔ اُسے اُن پر کوئی خاص ترس نہ تھا، کیونکہ وہ اُس کے باپ کی لگائی ہوئی کھیتیاں نہ تھے۔ وہ اکھاڑے جانے کے لائق تھے، اور اُن کی تعلیم اتنی جھوٹی تھی کہ اگر اُس نے اُس پر ٹھوکر کھائی تو اُس کو خوشی ہوئی کہ ایسا ہوا۔

آیت 14

اُنہیں چھوڑ دو، وہ اندھے راہنما ہیں اندھوں کے۔ اور اگر اندھا اندھے کو راہ دکھائے تو دونوں گڑھے میں گرے گئے۔ برا اُستاد اور برا شاگرد دونوں گرتے ہیں، کیونکہ دونوں جواب دہ ہیں۔ کوئی شخص یہ عذر نہ کرسکے گا کہ میں اپنے کاہن یا اُستاد کی راہنمائی میں گمراہ ہوا۔ اُسے یہ حق ہی نہ تھا کہ اپنی جان ایسے شخص کے سپرد کرتا۔ اور ساتھ ہی یہ کتنا ہولناک ہے کہ جو خدا کو نہیں جانتا وہ خدا کی باتیں سکھانے کی جرأت کرے۔

میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو ایک عبادت گاہ میں گناہ کے سبب سے نہایت ملزم ہوا—خدا کے تیروں نے اُسے چھید ڈالا۔ وہ بڑی تنگی میں واعظ کے پاس گیا اور کہا کہ گناہ کا بوجھ اُس پر بھاری ہے۔ واعظ نے کہا، "میرے عزیز دوست! میرا ہرگز ارادہ نہ تھا کہ تمہیں بے آرام کروں۔ میں نے کیا کہا تھا؟ میں وعظ لے آؤں گا۔ معاف کرنا، مجھے کچھ یاد نہیں۔" اُس نے کہا، "جناب! آپ نے کہا تھا کہ ہمیں نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیے۔" واعظ نے کہا، "اوہ! وہ تو تمہارے بچپن میں تمہارے والدین نے کر دیا تھا۔" اُس نے کہا، "مگر جناب! ہمیں توبہ کرنا ضروری ہے۔" واعظ بولا، "واقعی میں اسے نہیں سمجھتا۔ افسوس کہ میں نے تمہیں بے سبب پریشان کیا۔"

لیکن اُس شخص نے دل نہ ہارا، اُس نے نجات دہندہ کو ڈھونڈا اور پایا۔ پر کیسا ہولناک ہے کہ جب اندھے اندھوں کو راہ دکھاتے ہیں، دونوں گڑھے میں گر پڑتے ہیں۔

آیات 20-15

پطرس نے جواب دیا اور کہا، ہمیں یہ تمثیل سمجھا۔ اور یسوع نے کہا، کیا تم بھی اب تک بے فہم ہو؟ کیا نہیں سمجھتے کہ جو کچھ مُنہ میں جاتا ہے وہ پیٹ میں جاتا ہے اور پھر باہر نکل جاتا ہے؟ مگر جو باتیں مُنہ سے نکلتی ہیں وہ دل سے نکلتی ہیں، اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ کیونکہ دل سے بُرے خیالات نکلتے ہیں—قتل، زنا، حرامکاری، چوریاں، جھوٹی گواہیاں، کفر گوئیاں۔ یہی باتیں آدمی کو ناپاک کرتی ہیں، لیکن بغیر ہاتھ دھوئے کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا۔

یہ ناپاکی کی بات نہیں۔ صفائی رکھنا ضرور ہے، مگر محض ہر بار روٹی کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا۔ لیکن کس قدر ناپاکی ہے بُرے خیالات میں، اُس غصہ میں جو قتل کو جنم دیتا ہے، اُس خواہش میں جو زنا اور حرامکاری کی طرف لے جاتی ہے، اُس لالچ میں جو چوری کو جنم دیتا ہے، اُس جھوٹے دل میں جو جھوٹی گواہی کو پیدا کرتا ہے، اور اُس بے ادب ذہن میں جو کفر گوئی پر ابھارتا ہے۔ اے کاش خدا ہمارے دلوں کے خیالات کو پاک کرے! کیونکہ جب تک چشمہ صاف نہ ہو، اُس سے نکلنے والی ندی پاک نہیں ہوسکتی۔

آیات 22-21

اور یسوع وہاں سے نکل کر صور اور صیدا کے علاقہ میں چلا گیا۔ اور دیکھو، کنعان کی ایک عورت اُن ہی علاقہ سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی، اے خداوند، اے داؤد کے بیٹے! مجھ پر رحم کر، میری بیٹی کو سخت شیطان نے ستایا ہے۔ پر اُس نے اُسے ایک کلمہ بھی نہ کہا۔ "وہ خاموشی کتنی دردناک تھی! کس کرب میں وہ عورت ہوگی۔"

آیت 23

اور اُس کے شاگرد پاس آکر اُس سے درخواست کرنے لگے کہ اُسے رخصت کر، کیونکہ وہ ہمارے پیچھے پکارتی ہے۔

مگر وہ غلط سمجھے۔ اُس نے شاگردوں کو نہ پکارا تھا، وہ بہتر جانتی تھی۔ اُس نے خداوند کو پکارا، داؤد کے عظیم بیٹے کو، نہ کہ اُنہیں۔ پر بہر حال وہ اُنہیں خلل ڈالتی تھی۔

آیت 24

اُس نے جواب دیا، میں تو اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بیٹھڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مسیح کی ذاتی خدمت یہودیوں تک محدود تھی۔ وہ نجات دہندہ ہو کر تمام انسانوں کے لیے آیا، مگر واعظ ہو کر وہ ختنہ یافتہ کے خادم تھے، اور اسرائیل ہی سے کلام کرنے آئے تھے۔

آیت 25

پھر وہ اُسرے سجدہ کرنے لگی اور کہا، خداوند! میری مدد کر۔
”اُس کی دعا چھوٹی ہوگئی مگر زیادہ شدید، زیادہ پرجوش، زیادہ عزم والی۔“ خداوند! میری مدد کر۔

آیات 26-28

پر اُس نے جواب دیا، یہ اچھا نہیں کہ بچوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈالی جائے۔ اُس نے کہا، ہاں، خداوند! مگر کتے بھی تو اپنے مالکوں کی میز سے گرنے والے ٹکڑوں کو کھاتے ہیں۔ تب یسوع نے جواب دیا، اے عورت! تیرا ایمان بڑا ہے۔ تیرے جیسا تُو چاہے، ویسا ہی تجھے ہو۔ اور اُسی گھڑی اُس کی بیٹی شفا پا گئی۔

اے کہ تو بھی ایسا ہی ایمان رکھتا! اگر ایسا ہے تو تو بھی ایسا ہی برکت پائے گا۔ بس اُس پر ایمان لا، دل مضبوط کر، اور چاہے رحم کتنا ہی بڑا ہو، اُس کے دینے کے لیے بڑا نہیں۔ یقین کر کہ وہ دے گا، اُس پر بھروسہ رکھ، اور تُو پا لے گا۔ خدا کرے کہ بہت سے لوگ اُسی گھڑی یہ برکت پا لیں۔

اول کرنتھیوں باب 3

آیت 17-18

اگر کوئی خدا کے ہیکل کو ناپاک کرے، تو خدا اُسے ہلاک کرے گا، کیونکہ خدا کا ہیکل مقدس ہے اور وہ ہیکل تم ہی ہو۔ کوئی اپنے آپ کو فریب نہ دے۔ اگر تم میں سے کوئی اس جہان میں دانشمند سمجھا جاتا ہے تو بے وقوف بنے تاکہ دانشمند ہو جائے۔

اُسے یہ نہ چاہنا چاہیے کہ اُس زمانے کے فلسفیوں کی نظر میں دانا ٹھہرے، جو ہمیشہ خدا کی سچائی کے مخالف ہیں۔ بلکہ وہ راضی ہو کہ لوگ اُسے بے وقوف سمجھیں، بلکہ اپنے دل میں جان لے کہ وہ دانا نہیں ہے، اور پھر اپنے آپ کو خدا کی حکمت کے سپرد کرے۔ جہالت کا شعور ہی معرفت کا دروازہ ہے، اور جو اپنے آپ کو بے وقوف مان لے، وہ دانا بننے کی راہ پر ہے۔ جو حکمت کے ہیکل میں داخل ہونا چاہتا ہے، اُسے پہلے اپنی نادانی کا اقرار کرنا چاہیے۔

آیت 19-20

کیونکہ اس جہان کی حکمت خدا کے نزدیک حماقت ہے۔ چنانچہ لکھا ہے، ”وہ داناؤں کو اُن کی ہی چالاکی میں پکڑ لیتا ہے۔“ اور ”پھر،“ خداوند جانتا ہے کہ داناؤں کے خیال بیکار ہیں۔

آخر اُس بڑے پڑھے لکھے اور اُس شخص میں جو بالکل دعویٰ نہیں کرتا، کتنا ہی تھوڑا فرق ہے! دانا ترین انسان کا علم خدا کے سامنے ایسا ہی ہے جیسے تین برس کے بچے کو دو برس کے بچے پر برتری ہو۔ خدا کی نظر میں ہم سب جہالت کے انبار ہیں۔ اگر تمام علماء، فلسفی، دینی ڈاکٹروں اور بڑے بڑے درجے والوں کو جمع کر لیا جائے، تو جو کچھ وہ نہیں جانتے وہ بے شمار جلدوں میں لکھا جا سکتا ہے، اور جو کچھ وہ جانتے ہیں وہ بہت تھوڑا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے، ”خداوند جانتا ہے کہ داناؤں کے ”خیال بیکار ہیں۔“

آیت 21

پس کوئی انسانوں پر فخر نہ کرے۔
درحقیقت انسان میں فخر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ ”بہترین آدمی بھی صرف آدمی ہی ہے۔“ ہمیں نہ اپنے آپ کو بڑھانا چاہیے نہ دوسروں کو سراہنا۔ ”اے خداوند! انسان کیا ہے کہ تُو اُس کا خیال کرے؟“ پس کوئی انسانوں پر فخر نہ کرے۔

آیت 21 (دوسرا حصہ)

کیونکہ سب چیزیں تمہاری ہیں۔
اے خدا کے فرزندو! سب آدمی تمہارے ہیں تاکہ تمہارے اعلیٰ بھلے کی خدمت کریں۔ مسیح کے سب خادم اور رہنما تمہارے ہیں

تاکہ تمہاری جانوں کی بھلائی چاہیں۔ اُن سے ایسا فائدہ اُٹھاؤ جیسے شہد کی مکھیاں پھولوں سے رس چوستی ہیں۔ ”سب چیزیں تمہاری ہیں۔“

آیات 22-23

خواہ پولس ہو، یا ایلّوس، یا کیفا، یا دُنیا، یا زندگی، یا موت، یا حال کی چیزیں، یا آنے والی چیزیں؛ سب تمہارے ہیں۔ اور تم مسیح کے ہو، اور مسیح خدا کا ہے۔